لیے ہماری تمام کوششوں پر پانی پھیر دے گی جو ہم ۱۹۶۷ء سے مسلسل کر رہے ہیں۔
۴۔ بیت لحم یسوع مسیح کی دو ہزار سالہ تقریبِ ولادت کے حوالے سے دُنیا بھر کی توجہ کا مرکز ہے۔ [اسرائیلی حکومت کے] اِن اقدامات سے ہماری وہ تمام کوششیں ناکام ہو کر رہ جائیں گی جو ہم دو ہزار سالہ جشنِ ولادت کی تیاری کے مناسب انتظامات کے لیے کر رہے ہیں۔
۵۔ زمینوں کی اِس ضبطی میں ایک سڑک کی تعمیر بھی شامل ہے جسے حفاظتی سڑک کہا جا رہا ہے، مگر حقیقتاً اِس سڑک سے عملاً یروشلم کی وہ حدود متعین ہوں گی جنہیں اسرائیل زبردستی مسلط کرنا چاہتا ہے۔

ہم اپنا مقدّمہ اس اُمید پر آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں کہ آپ مداخلت کریں گے اور اسرائیل پر دباؤ ڈالیں گے کہ وہ اپنا فیصلہ واپس لے۔ ہم آپ کے کسی بھی ضروری اور موثر اقدام کے لیے پیشگی شکریہ ادا کرتے ہیں اور ہمیں اُمید ہے کہ آپ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

اِس اپیل کے ساتھ اُن لوگوں کے دستخطوں کی فہرست منسلک ہے جو ہماری مساعی میں ہمارے معاون ہیں۔ (دوماہی "واشنگٹن رپورٹ آن مڈل ایسٹ افیرز"، واشنگٹن ڈی۔ سی، مئی - جون ۱۹۹۶ء)

ایشیا

ایران: مسلمان اور مسیحی دانشوروں کا علمی اجتماع

"بین الاقوامی اور بین المذاہب روابط میں مساوات" کے موضوع پر تہران میں ۲۵ سے ۲۸ فروری تک ایک علمی اجتماع منعقد ہوا۔ اجتماع کا اہتمام سیکرٹریٹ برائے مکالمہ بین المذاہب اور آسٹریا کی ایک کیتھولک تنظیم نے مشترکہ طور پر کیا تھا۔ غیر ملکی دانش وروں کے ساتھ ایران کے اہل علم و فضل نے اجتماع میں شرکت کی، مقالات پیش کیے اور تبادلۂ خیال میں حصّہ لیا۔ مقالات پیش کرنے والوں میں حسب ذیل اہل دانش شامل تھے۔

آیت اللہ علاّمہ محمد تقی جعفری	(تنازع للبقا کے لیے عدل اور طاقت کی تحریک)
ڈاکٹر ہانیریش اشنایدر	(عالمی سیاسی طاقتوں کے روّیے میں عدل کے تشکل میں مشکلات)
ڈاکٹر محمد مجتہد شبستری	(مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے لیے باہم خوشگوار زندگی کے لیے کون سے اصول بنیاد بن سکتے ہیں؟)
ڈاکٹر فلیکس ہامر	(بین الاقوامی تعلقات کے تناظر میں انسانی حقوق)
ڈاکٹر گرہارڈ لوف	(ایضاً)

ڈاکٹر ہانس پیٹشلر (عالمی معیشت کی ساخت اور اس کی توسیع)
ڈاکٹر اینگبورگ گابریل (مسیحی روایات میں مساوات)
(کیہان فرہنگی، تہران، فروری - مارچ ۱۹۹۶ء)

بنگلہ دیش: امریکی کیتھولک مشنری کی چالیس سالہ یادداشتیں چھپ گئی ہیں۔

حال ہی میں امریکی کیتھولک مشنری فادر ٹِم کی نئی کتاب Forty Years in Bangladesh (بنگلہ دیش میں چالیس سال) منظرِ عام پر آئی ہے۔ کتاب کی تعارفی تقریب میں آرچ بشپ آف ڈھاکہ تقدس مآب مائیکل روزاریو نے مؤلف کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ بنگلہ دیش کی آبادی کا "جزولاینفک" ہیں۔ اُنہوں نے فادر ٹِم (Father Timm) کی کوششوں کی بے پناہ تعریف کی جو اُنہوں نے انسانی ذرائع کی ترقی کے لیے گزشتہ چالیس برسوں میں انجام دی ہیں۔ آرچ بشپ کے الفاظ میں "ملک کی حالت بدلنے کے لیے بہت سے ٹِمز (Timms) کی ضرورت ہے۔"

فادر ٹِم نے یادداشتوں میں اپنی ابتدائی زندگی کے بارے میں گفتگو کی ہے جب وہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں زیرِ تعلیم تھے اور پھر ناٹرے ڈیم کالج ڈھاکہ میں بطور سائنس ٹیچر اُنہوں نے اپنی خدمت کا آغاز کیا تھا۔ فادر ٹِم کے سابق شاگردوں نے اُن کو بالخصوص خراجِ تحسین پیش کیا۔ قبائلی رہنما پرومودے مین کن نے اِس لیے اُن کی تعریف کی کہ فادر ٹِم کی کوششوں سے متعدد قبائیلیوں کو اُن کی زمین واپس ملی جس پر غاصبوں نے قبضہ کر لیا تھا۔

واضح رہے کہ فادر ٹِم کی سرگرمیوں کے پیشِ نظر ایسی اپیلیں بھی ہوتی رہی ہیں کہ اُنہیں ملک بدر کیا جائے۔ اُنہیں ملک کی سلامتی کے لیے خطرہ بھی قرار دیا گیا ہے۔ فادر ٹِم نے ایک عرصے سے بنگلہ دیشی شہریت کے لیے درخواست دے رکھی ہے، مگر حکومتِ بنگلہ دیش نے تاحال اِس پر کوئی اقدام نہیں کیا۔

فادر ٹِم نے کیتھولک اداروں سے متعدد انعامات حاصل کیے ہیں۔ اُنہوں نے کتاب کی تعارفی تقریب کے موقع پر اپنی اِس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ بنگلہ دیش میں اپنی باقی ماندہ زندگی گزاریں گے، خدمت کریں گے، یہاں مریں گے اور اِس سرزمین پر اُن کی قبر ہوگی۔